Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۹۲ھ - ۲۶ صلح ۱۳۵۲ ہش، ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۵ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۵ ماہ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔ عام کمزوری کے علاوہ گذشتہ دو راتوں سے نیند نہیں آ رہی احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت چند دنوں سے زیادہ ناساز ہے۔ تمام احمدی بھائی بہنیں انکی صحت کیلئے دعا کریں۔

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب علی الترتیب گلاسگو اور کینیا میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ربوہ نے اپنی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان مبلغین کا حافظ و ناصر ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نائب وکیل التبشیر)

صدقہ برائے یتامیٰ و مساکین

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے کے بعد انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وطن کی قربانی ۔ یتامیٰ کی خبرگیری ۔ مساکین کی پرورش ۔ دین کی ضروریات کے لئے روپیہ صرف کرنا یہ سب خوبیاں ان کے اندر پوری شان کے ساتھ موجود تھیں"۔

(تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم نصف اوّل صفحہ ۶۲۹ ناشر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق و اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے

جبتک انسان اس راہ میں ہر سختی اور تنگی گوارا نہ کرے یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی

"خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى ابراہیم وہ ابراہیم ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو، یہ صفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ بت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بت ہے۔ اور اس قدر بت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں۔ پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہو جاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا۔ کیا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى کی آواز اُس وقت آئی جبکہ وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے۔ اور عمل دکھ سے آتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲۹)

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے۔ ...... پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت ۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز ۔ اس لئے تم محنت کرو۔ محنت کرو ..... کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنت ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ہش بمطابق ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کیلئے انتہائی کوشش فرماویں۔

(ناظر بیت المال ۔ آمد ۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۶ ماہ صلح ۱۳۵۲ھش

تائید و نصرت الٰہی کے نزول کا راز

اللہ تعالیٰ جب اصلاحِ خلق اور غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث کرتا ہے تو اس میں شک نہیں اُس کی اپنے مقصد میں کامیابی کا تمامتر دار و مدار اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں اپنے تائیدی نشانوں کے ذریعہ معجزانہ طور پر اسے ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ مخالفتوں کے طوفان اُٹھتے ہیں، آندھیاں آتی ہیں اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ طوفان اور یہ آندھیاں حق پرستوں کی چھوٹی سی جماعت کو بہا لے جائیں گی۔ لیکن جب طوفان تھمتے اور آندھیاں چھٹتی ہیں تو دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ حق پرستوں کی جماعت نہ صرف یہ کہ صداقت پر مضبوطی سے قائم ہے بلکہ پہلے سے کہیں آگے نکل چکی ہے۔

اِس خدائی تائید و نصرت کا مورد بننے کے لئے مامور من اللہ حق کی سربلندی کیلئے ایسے عزم و ثبات اور ایسی جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرتا ہے کہ دنیا اس عزم و ثبات اور اس جرأت و شجاعت کو دیکھ کر دنگ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ یہ عزم و ثبات اور یہ جرأت و شجاعت نتیجہ ہوتی ہے اُس جوش اور اُس آگ کا جو مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور ان کی فلاح و بہبود کی خاطر مامور من اللہ کے سینے میں سُلگ رہی ہوتی ہے۔ اُس کا یہ جوش اِس انتہا کو پہنچا ہوا ہوتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اِس غم میں کہ لوگ کسی طرح ضلالت کی راہ چھوڑ کر حق کی طرف آجائیں اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا۔ سب سے بڑھ کر یہ جوش اور یہ غم نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تھا۔ حتیٰ کہ خود اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآنِ مجید میں آپؐ کے اِس جوش اور اِس غم کا ذکر کیا اور کیا بھی نہایت ہی پُراثر استفہامیہ انداز میں۔ چنانچہ آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

(۱) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ (الکہف آیت ۷)

کیا اگر وہ اِس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تُو اُن کے غم میں شدتِ افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

(۲) لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ (الشعراء آیت ۳)

شاید تُو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

بہرحال علیٰ قدرِ مراتب ہر مامور من اللہ کے دل میں ایک جوش ہوتا ہے اِس امر کا کہ لوگ کسی طرح ہدایت کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی امان کے نیچے آجائیں۔ لوگوں کی ہمدردی اور فلاح و بہبود کی خاطر اُس کے سینے میں ایک آگ سُلگ رہی ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ اِس جوش اور اسی آگ کے زیرِ اثر وہ صداقت کو پھیلانے اور لوگوں کو اس کا گرویدہ بنانے میں اپنا پورا زور صرف کر ڈالتا ہے۔ اس کو دن کو چین ہوتا ہے اور نہ رات کو آرام۔ ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ راہِ راست پر آجائیں۔ اُس کی یہ لگن اور یہ تڑپ، اُس کا یہ جوش اور یہ سوزش و حرقت خدائی تائید و نصرت کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے جس کے بل پر انتہائی شدید مخالفت کے باوجود وہ رفتہ رفتہ لوگوں کو کشتیٔ نوح میں سوار کرانے اور حصارِ عافیت میں لانے میں کامیاب ہوتا چلا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰؐ کے لائے ہوئے دین کو تکمیلِ اشاعت کے ذریعہ ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ظلّی طور پر آپ کو بھی مخلوقِ خدا کے لئے ہمدردی اور غمخواری کا جذبہ بدرجہ اتم عطا فرمایا اور آپ میں ان کی ہدایت یابی کے لئے ایسی تڑپ اور لگن ودیعت فرمائی کہ جو اپنی مثال آپ تھی۔ چنانچہ آپؑ اپنی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں اصل میں دیکھتا ہوں اور محسوس کرتا ہوں کہ مامور کے آنے کا کیا مدعا ہوتا ہے اور مَیں اِس امر کو بھی خوب جانتا ہوں کہ اس کا دعویٰ بناوٹ اور تکلّف سے نہیں ہوتا۔ وہ جو کچھ کہتا ہے دنیا اپنی جگہ پر سمجھتی ہے کہ شاید اپنی شہرت کیلئے کرتا اور کہتا ہے مگر مَیں جانتا ہوں کہ وہ دنیا کی تعریف اور شہرت سے بالکل مستغنی ہوتا ہے۔ وہ مجبور کیا جاتا ہے کہ باہر دنیا میں نکلے ورنہ اگر یہ سوزش اور گدازش جو اسے مامور کر کے خلق اللہ کی بہتری اور بہبودی کی لگا دی جاتی ہے اُسے نہ لگائی جاتی تو وہ اِس بات کو پسند کرتا ہے کہ تنہائی میں اپنی زندگی بسر کرے اور کوئی اُس کو نہ جانے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی ایسے انسان کو منتخب کرتا ہے جو اُسکے منشاء کے مطابق کام کر سکتا ہے تو وہ اُسے حجرہ سے باہر نکالتا ہے اور پھر اُس کو عظیم الشان استقلال اور ثباتِ قدم عنایت کرتا ہے۔ دنیا اور اس کی مخالفتوں کی اُسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔ وہ ہر ایک قسم کی تکالیف اور مصائب میں بھی قدم آگے بڑھاتا اور اپنے مقصد کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ مَیں اپنے دل کو دیکھتا ہوں کہ بالطبع وہ شہرت اور باہر آنے سے متنفر تھا لیکن مَیں کیا کروں خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی خدمت کے لئے چُن لیا اور باہر نکال دیا۔ اب خواہ کوئی کچھ بھی کہے مَیں اِس کی پروا نہیں کر سکتا۔ اور اگر مَیں کسی کی تعریف یا مذمّت کی پروا کروں تو اِس کے یہی معنے ہیں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی اپنے پہلو میں رکھتا ہوں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام کیلئے اس نے مقرر کیا ہے اس کے حسبِ حال جوش اور سوزش بھی میرے سینہ میں پیدا کر دی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۴۷، ۴۴۸)

مخلوقِ خدا کی ہمدردی و غمخواری اور فلاح و بہبود کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینے میں سلگنے والی آگ اور دل کو گداز کرنے والی سوزش و حرقت اور دلی لگن اور تڑپ اور اس کے زیرِ اثر پیغامِ حق کی اشاعت کی ولولہ انگیز انتھک مساعی کا یہ نتیجہ ہوا کہ خدائی تائید و نصرت بارش کی طرح نازل ہوتی اور دنیا میں ایک ہمہ گیر روحانی انقلاب کی راہ ہموار کرتی چلی گئی۔ پھر حضور علیہ السلام نے اپنے قدسی صفات احباب کے سینوں میں بھی نوعِ انسان کی ہمدردی و غمخواری کی یہی آگ روشن کر دکھائی اور انکی سوزش اور حرقت سے ان کے دل بھی تپاں رہنے لگے چنانچہ وہ بھی اپنی زندگی کے لمحات اور اپنے اموال کو خدا کی راہ میں وقف کرتے اور نتیجۃً تائید و نصرت الٰہی کے مورد بنتے چلے گئے۔ اب غلبۂ اسلام کی اس آسمانی مہم کو پورے جذبہ و جوش کے ساتھ جاری رکھنے اور اُسے آگے ہی آگے بڑھانے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آسمانی قیادت میں مخلوقِ خدا کی ہمدردی و غمخواری اور فلاح و بہبود کی اس آگ کو اپنے سینوں میں بھی روشن رکھیں اور اپنے دلوں کو اسی سوزش و حرقت اور دلی لگن اور تڑپ سے معمور رکھیں تا ہمیں اپنی زندگیوں کے ایک ایک لمحہ اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کے پیسہ پیسہ کو حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرتے چلے جانے کی توفیق ملتی چلی جائے اور ہم تائید و نصرت الٰہی کے مورد بن کر غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب اور فائز المرام ہوتے چلے جائیں۔ ہمدردیٔ نوعِ انسان اور ان کی فلاح و بہبود کی جو آگ حضور ایدہ اللہ کے سینۂ پُرانوار میں سُلگ رہی ہے اُس آگ کا ہم میں سے ہر ایک کے سینہ میں شعلہ زن ہونا ضروری ہے۔ اِسی میں تائید و نصرتِ الٰہی کے نزول اور مقصد غلبۂ اسلام کے حصول کا راز مضمر ہے۔

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبانِ حق
نمے گردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم
نہ من از خود نہم در کوچۂ پند و نصیحت پا
کہ ہمدردی بَرَد آنجا بہ جبر و زور و اکراہم
غمِ خلقِ خدا صرف از زباں خوردن چہ کار انیست
گرش صد جاں بیاریزم ہنوزش عذر میخواہم

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ——— مکی زندگی میں تبلیغ

تقریر مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد برموقعہ جلسہ سالانہ

(۳)

تبلیغ کا عملی اقدام

خدا کی طرف سے جب آپ کو تبلیغ کا حکم ملا تو آپ اس ذمہ داری سے سخت فکرمند ہوتے اور جب گھبرا کر آپ نے حضرت خدیجہؓ کو اطلاع دی تو چونکہ آپ کی بے عیب اور معصوم زندگی کا وہ عینی شاہد رہ چکی تھیں۔ اسلئے انہوں نے جب یہ محسوس کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس اہم ذمہ داری کی ادائیگی کی وجہ سے فکرمند ہیں تو بے ساختہ کہا۔

كلا والله ما يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقرى الضيف وتعين على نوائب الحق فلا يسلط الله عليك الشيطان والاوهام ولا حرا ان الله اختارك لهداية قومك۔

ترجمہ۔ نہیں نہیں خدا کی قسم خدا کبھی بھی آپ کو ضائع نہ کرے گا آپ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے ہیں کبھی کوئی بے کس آپ کو نظر نہ آیا جس کا آپ نے بوجھ نہ اٹھایا ہو۔ سارے عرب میں جو خوبیاں نہ تھیں آپ نے ان کو زندہ کیا کوئی مسافر آپ کے پاس نہیں آیا جس کی آپ نے مہمان نوازی نہ کی ہو کوئی جائز مصیبت نہ پہنچی جس کی مدد کے لئے آپ تیار نہ ہو گئے ہوں نہیں اللہ کبھی بھی شیاطین کو آپ پر مسلط نہ ہونے دیگا۔ یقیناً خدا تعالیٰ نے آپ کو قوم کی ہدایت کے واسطے چن لیا ہے۔

آپ کے گھر میں آپ کے چچا زاد بھائی حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ آپ کے آزاد کردہ غلام رہتے تھے۔ انہوں نے بھی جونہی توحید الٰہی کا پیغام سنا فوراً قبول کر لیا۔

انفرادی تبلیغ

شروع میں آپ نے پیغام توحید پہنچانے کے لئے مکہ کے ان سنجیدہ مزاج لوگوں کو منتخب فرمایا۔ جن کی بابت آپ یہ سمجھتے تھے کہ وہ پیغام الٰہی کو سنکر قبول کرلیں گے چنانچہ مردوں میں سے سب سے پہلے آپ کے دوست حضرت ابوبکرؓ آپ پر ایمان لائے جو آپ کے وجود باجود میں ایک خاص تسکین پاتے تھے اور جن کا مقام قریش میں بھی عزت و احترام کا تھا۔ آپ کے ایمان لانے کا واقعہ نہایت درجہ ایمان افروز ہے۔ جب انہوں نے سفر سے واپس آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کا چرچا سنا تو سیدھے آپ کے آستانہ کی طرف دوڑے گئے اور آپ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے دعویٰ نبوت کیا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مناسب خیال فرمایا کہ اپنے دوست کو اپنے دعویٰ کی سچائی کے دلائل سے آگاہ کریں لیکن حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہکر روک دیا کہ آپ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ خدا کے نبی ہیں آپ نے فرمایا ہاں خدا نے مجھے توحید کے قیام کے لئے منصب نبوت پر فائز کیا ہے۔ جونہی آپ نے یہ سنا فوراً عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر ایمان لایا اور بلا تامل قبول کر لیا اور اسی وجہ سے دربار رسالت سے الصدیق کا لقب پایا۔

شاعر اسلام حضرت حسانؓ بن ثابت نے آپ کی بلند شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

خير البرية اتقاها واعدلها
بعد النبي واوفاها بما حمل

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ سب سے زیادہ متقی منصف مزاج اور وفاداری کے ساتھ ذمہ داریاں کو ادا کرنے والے تھے۔

ولیم میور لکھتا ہے:

"ابوبکرؓ کا آغاز اسلام میں محمدؐ پر ایمان لانا اسبات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ محمدؐ خواہ دھوکا کھانے والے ہوں مگر دھوکا دینے والے ہرگز نہیں تھے بلکہ صدق دل سے اپنے آپ کو خدا کا رسول یقین کرتے تھے۔"

(لائف آف محمد صفحہ ۵۶)

حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ جن لوگوں نے ابتداء میں اسلام قبول کیا ان کی تعداد تقریباً ۴۹ بتائی جاتی ہے مثلاً

حضرت عثمان بن عفان
حضرت عبدالرحمن بن عوف
حضرت سعد بن وقاص
حضرت زبیر بن العوام
حضرت طلحہ بن عبیدہ
حضرت عثمان بن مظعون
حضرت ابو عبیدہ۔ حضرت ابوسلمہ
رضوان اللہ علیہم وغیرہ

قریش میں یہ عام چرچا ہونے لگا کہ آپ کو چھوٹے اور کمزور لوگوں نے مانا ہے جس کا اظہار ابوسفیان نے ہرقل کے دربار میں کیا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے لوگ مانتے ہیں یا کمزور اور چھوٹے لوگ تو اس نے یہی جواب دیا کہ کمزور اور چھوٹے لوگ۔ اس پر ہرقل نے کہا کہ خدا کے رسولوں کو شروع میں کمزور اور چھوٹے لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔

تین سال تک آپ خفیہ اور انفرادی تبلیغ فرماتے رہے۔ اسلام کا کوئی باقاعدہ مرکز نہ تھا آپ حق کے پیاسوں کے پاس خود ان کے گھروں پر جا کر سمجھاتے۔ تاریخوں میں آتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں خود مسلمانوں کو بھی ایک دوسرے کے اسلام قبول کرنے کا علم نہ ہوتا۔ اس زمانہ میں مخالفوں کی طرف سے بھی تمسخر اور استہزاء کے سوا زیادہ تعرض نہ کیا جاتا اور اسلام قبول کرنے کو لوگوں کا ذاتی اور انفرادی فعل سمجھا جاتا۔ آپ نے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں یہ طرز اسلئے اختیار فرمایا کہ جو لوگ اسلام قبول کریں ان کے دلوں میں ایمان اس حد تک راسخ ہو جائے کہ وہ دین کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کر سکیں۔ اور دنیا کی راہ میں ہر آنیوالی تکلیف کا مقابلہ کر سکیں۔

آپ کا پیغام

آپ نے ان لوگوں کی بدعقیدگیوں کو دور کرنے کے لئے اسلام کے بنیادی اصول پیش کئے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ اسلام کی تعلیم کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اس کے سوا سب معبود جھوٹے اور باطل ہیں اسی کی ذات عبادت و استعانت کے لائق ہے۔ توحید باری تعالیٰ کے بعد آپ نے اپنی رسالت اور نبوت کو پیش کیا اور اسلام میں داخل ہونے کیلئے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو ضروری قرار دیا کیونکہ احکام الٰہی دنیا کو نبی کی معرفت ہی معلوم ہوتے ہیں اور دنیا میں پھیلتے ہیں۔ نبوت کے مانے بغیر خدا پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اگر نبی کو نہ مانا جائے تو خدا کی ہستی پر کوئی قوی دلیل اور برہان قائم نہیں ہو سکتی اسی طرح آپ نے دوسرے انبیاء۔ فرشتوں اور یوم آخرت پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا۔ اصلاح اعمال کے لئے عبادات الٰہی پر زور دیا۔ ابتداء میں نماز ہی آپ پر فرض کی گئی تھی جس کی بجا آوری ہر مسلمان کے لئے ضروری تھی۔

اسلام کا اعلان عام

نبوت کے چوتھے سال جب آپ کو یہ حکم ملا۔

فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشركين

(الحجر ۹۵)

یعنی جو کچھ تجھے حکم دیا جاتا ہے وہ کھول کر اور واضح طور پر لوگوں کو پہنچا دے مشرک فریب خوردہ ہیں

وانذر عشيرتك الاقربين

کی آیت نازل ہوئی۔ جس میں قریبی رشتہ داروں کو پیغام حق پہنچانے کا حکم دیا گیا تھا آپ نے ان احکام کی تعمیل میں کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دی۔ چنانچہ ایک دن مکہ کے قریب کی پہاڑی پر چڑھ کر قریش کے مختلف قبائل کا نام لے لے کر پکارا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ

ان الله قد امرني ان انذر عشيرتي الاقربين وانتم الاقربون من قريش واني لا املك لكم من الله حظا ولا من الآخرة نصيبا الا ان تقولوا لا اله الا الله فاشهد بها لكم عند ربكم وتدين لكم بها العرب وتذل لكم بها العجم۔

(طبقات ابن سعد جلد ا صفحہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریب ترین عزیزوں اور رشتہ داروں کو خدا کے غضب اور ناراضگی سے خبردار کردوں۔ چونکہ قریش ہی میرے قریب ترین عزیز تم ہی لوگ ہو ہی، خدا کے حضور میں تمہارے کام نہ آسکوں گا۔ مگر آخرتہیں تم کو رشتہ داری کی وجہ سے فائدہ پہنچا سکوں گا۔ البتہ تم اس بات کا اقرار کرو اور گواہی دو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو پھر میں تمہارے پروردگار کے روبرو تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور سفارش کروں گا اے قوم قریش اگر تم نے کلمہ توحید کو مان لیا تو تمام عرب تمہارا ہی دین اختیار کرے گا۔ اور تمہارے طریق کی پیروی کرے گا اس کے علاوہ عجم بھی تمہارا مطیع اور تابعدار ہو جائے گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر کو سن کر اور لوگ تو نہ بولے مگر آپ کے چچا ابولہب سے اپنی دشمنی کی وجہ سے نہ رہا گیا وہ حضور کو کوسنے لگا۔ یہ سب سے پہلی آواز تھی جو رسالت کی مخالفت میں پبلک میں بلند ہوئی۔ اور اس کے بعد مخالفت کا طوفان برپا ہوگیا۔

حضرت امام بخاری اس بارہ میں حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب آیت

وانذر عشیرتک الاقربین

نازل ہوئی تو اس حکم کی تعمیل میں آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور وہاں سے رواج عرب کے طریق پر آواز دی۔ اے آل فہر! اے بنی عدی!! یہاں تک کہ قریش کے تمام خاندانوں اور قبیلوں کو آپ نے پکارا۔ اس پر جو شخص بھی آسکتا تھا سب آگئے جو کسی مجبوری کی وجہ سے نہ آسکا اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تا معلوم کرے کہ کیا بات ہے۔ انہی میں آپ کا چچا ابولہب بھی آیا اور سارے قریش بھی۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ لوگو بتاؤ کہ اگر میں تم سے یہ کہوں کہ کوہ صفا کی پشت پر وادی میں ایک بڑا لشکر تمہیں لوٹنے کے لئے کھڑا ہے تو کیا تم میری بات پر یقین کرو گے اس پر سب نے متفق ہو کر کہا کہ ہاں ہم سب آپ کی بات کا یقین کر لیں گے۔ کیونکہ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے حق و صداقت کے سوا کبھی کوئی بات کہی ہے۔ قوم کے اس جواب کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو میں تمہیں ایک شدید عذاب سے ڈراتا ہوں جو تم پر عنقریب نازل ہونے والا ہے تم اسی صورت میں بچ سکتے ہو کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ۔

آپ کی یہ بات سن کر ابولہب نے کہا! تیرا ستیاناس ہو (معاذ اللہ) ہر روز تو مصیبت اٹھائے۔ کیا اس فضول بات کے لئے تو نے ہمیں یہاں جمع کیا ہے۔

تبلیغی دعوتیں

جب اس پہاڑی تبلیغ کا بظاہر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ لیکن آپ نے اس پر منشاء الٰہی کے مطابق حجت قائم کر دی تو آپ نے مخفی تبلیغ کا دوسرا طریق یہ اختیار فرمایا کہ آپ نے ایک دعوت طعام کا اہتمام فرمایا جس میں آپ نے تمام رشتہ داروں کو مدعو کیا کھانا کھانے کے بعد آپ نے چاہا کہ ان کے سامنے تقریر کریں اور انہیں توحید کا وعظ سنائیں مگر ابولہب نے چالاکی سے ایسی بات کہہ دی جس سے لوگ منتشر ہو گئے۔

اس صورت حال کو دیکھ کر آپ مایوس نہیں ہوئے۔ آپ نے ایک اور دعوت طعام کا انتظام کیا۔ اور اس میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا میں تمہاری طرف وہ بات لے کر آیا ہوں جس سے بہتر کوئی شخص نہیں لا سکتا اور وہ یہ کہ میں خدا کی طرف سے خدا کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تم اپنے اعمال کی بابت پوچھے جاؤ گے۔ اگر تم ایمان لاؤ تو نجات پاؤ گے

حضرت ابو طالب نے حضور کے وعظ کو سن کر پسند کیا اور اعانت کا وعدہ کیا لیکن یہ بھی کہا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دوں۔ اس پر ابولہب نے کہا ابو طالب تو نے بڑی ہی خطرناک بات کہی تمہیں تو چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ غیر لوگ تمہارے بھتیجے کو مار ڈالیں، تم خود ہی اسے قید کر دو۔ مگر تم الٹے اس کی حمایت کر رہے ہو حضرت ابوطالب نے جواب دیا کہ جب تک میں زندہ ہوں محمدؐ پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھا سکتا یہ اثر حضرت ابو طالب پر ان اخلاق فاضلہ کا تھا جو وہ آنحضرت صلعم کے وجود میں مشاہدہ کر چکے تھے۔" (ابن اثیر جلد ۲ صلا)

مخالفین کی ایذا رسانیاں اور آپ کا توکل علی اللہ

کفار مکہ نے جب دیکھا کہ اسلام کی جڑیں مکہ کی سرزمین میں پیوستہ ہوتی جارہی ہیں تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ اسلام سے روکنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں چنانچہ کفار کا ایک وفد جس میں ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، عتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور ابو سفیان وغیرہ تھے ابو طالب کے پاس گیا، اور کہا کہ آپ ہماری قوم میں معزز ہیں اس لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے بھتیجے کو اس نئے دین کی اشاعت سے روک دیں یا پھر اس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں اور ہمیں اور اس کو چھوڑ دیں کہ ہم آپس میں فیصلہ کر لیں۔

حضرت ابو طالب اس وقت ان سے نرمی سے پیش آئے جس سے انہوں نے سمجھ لیا کہ اب اسلام کی اشاعت بند ہو جائے گی لیکن آپ اور آپ کے ساتھی فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں شب و روز منہمک رہے اور لوگ حق کو قبول کرتے رہے تب یہ لوگ دوبارہ ابو طالب کے پاس گئے اور ان سے کہا اب یہ معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے ہمیں

روپیہ لگانے کا بہترین موقع

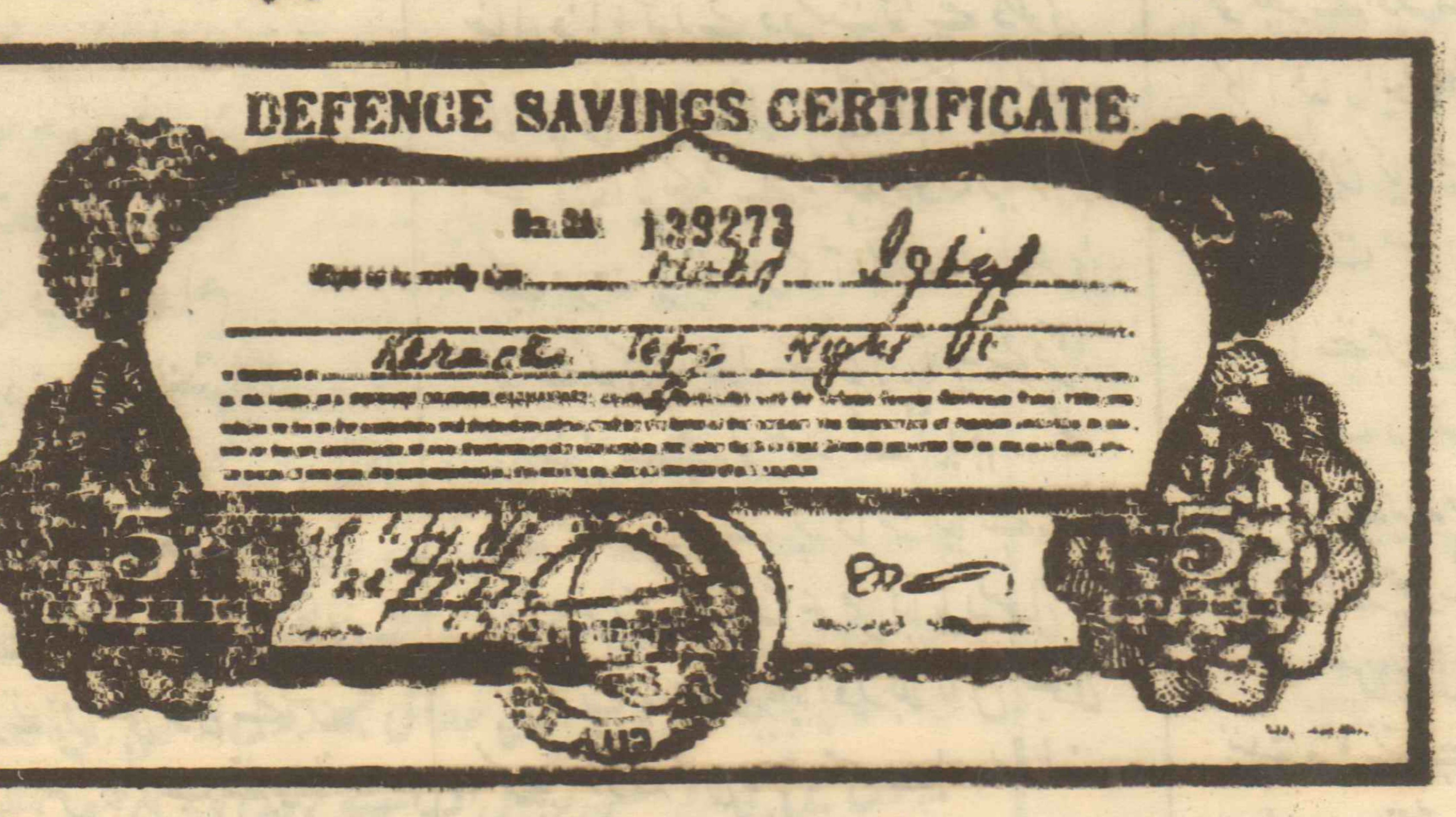

سب سے زیادہ منافع

۱۲½ فیصد منافع
منافع اور اصل پر ٹیکس معاف

★ ۱۰۰ روپے دس سال میں ۲۲۵ روپے ہو جاتے ہیں
★ صرف ۳ ماہ بعد کسی وقت بھی انہیں بھنایا جا سکتا ہے
★ آپ کی لگائی ہوئی رقم ملک کے دفاع اور ترقی میں کام آتی ہے

زیادہ سے زیادہ بچت کیجئے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے تمام دفاتر۔ بینکوں اور ڈاکخانوں سے خریدیئے

روپیہ بچا کر
بچت کیجئے
وطن بچایئے

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

CDNS-12/72 KIMCO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجس۔ پلید۔ شرالبریہ۔ سفہاء اور ذریت شیطان کہا جاتا ہے۔ اور ہمارے معبودوں کو جہنم کا ایندھن قرار دیا جاتا ہے۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ اگر اپنے بھتیجے کی حمایت سے دستبردار ہو جاؤ تو بہتر ہے ورنہ ہم سب بنی ہاشم کا مقابلہ کریں گے۔ یہاں تک کہ دونوں فریق میں سے ایک ہلاک ہو جائے گا۔

حضرت ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے بھتیجے میں قوم کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا آپ نے نہایت اطمینان سے انہیں جواب دیا چچا یہ دشنام نہیں بلکہ نفس الامر کا بیان ہے اور اسی کام کے لئے تو خدا نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ سورج کو میرے ایک ہاتھ پر اور چاند کو دوسرے ہاتھ پر رکھ دیں تب بھی میں اپنے کام میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ خدا اسے پورا کر دے یا اس کوشش میں میں ہلاک ہو جاؤں۔

یہ واقعہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین اور بھروسہ تھا کہ آپ کی تبلیغ کامیاب نتائج پیدا کرے گی۔ (باقی)

فوکس ویگن گیراج

مالکان فوکس ویگن سے درخواست ہے کہ قابل اعتماد اور نسبتاً ارزاں مرمت ٹیوننگ اور انجن اوورہالنگ کے لئے

فوکس ویگن گیراج

معان میکلوڈ لنک روڈ جودھامل بلڈنگ سے رابطہ قائم کریں۔

محمد حسین بھٹی

سابق ورکس منیجر ماڈرن موٹرز لیمٹڈ

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ فتح (دسمبر) ختم ہو گیا ہے لیکن بہت کم مجالس نے ماہ نبوت (نومبر) کا رپورٹ بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ نبوت۔ فتح (نومبر، دسمبر) کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ

بچوں کا وہ پیارا رسالہ جس کے لئے ہزاروں بچے بڑی بیتابی سے منتظر رہتے ہیں خود بھی خریدیئے اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور عزیزوں کے نام بھی جاری کروائیں۔ تشحیذ کا ہر شمارہ ان کے لئے ایک یادگار تحفہ ثابت ہو گا سالانہ چندہ صرف ۶ روپے ہے۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

بی ایڈ میں داخلہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج بوسان روڈ ملتان

ملتان اور بہاولپور ڈویژن کے امیدواران کا داخلہ ۲۴/۱/۷۳ سے شروع ہو کر دس ورکنگ دنوں تک جاری رہے گا۔ امیدواران خود درخواست لے کر کالج میں حاضر ہوں بذریعہ ڈاک کوئی درخواست قبول نہیں کی جائے گی۔

شرائط: بی اے بی ایس سی (کم از کم سیکنڈ ڈویژن) صرف انگلش میں بی اے جنہوں نے کم از کم ۵۰ فی صد نمبر لئے ہوں اور ایف اے تمام مضامین کے ساتھ پاس کیا ہو۔

عمر ۲۵ تا ۳۰ سال مدرسین کے لئے ۳۵ سال تک ضروری۔ اصل سرٹیفکیٹ اور ان کی مصدقہ نقول ہمراہ لائیں۔ امسال بی اے وغیرہ کا امتحان دینے والے نتیجہ نکلنے کے بعد داخلہ کے لئے کوشش کر سکتے ہیں۔ پیج ۲۰/۱/۷۳ (ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میری والدہ سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (شیخ محمد الیکٹریشن گوجرانوالہ)

فہرست چندہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱/۷/۷۲ تا ۳۱/۱۰/۷۲

نمبر	نام	مقام	رقم	
	سیٹھی محمود احمد صاحب ڈنڈوت جہلم		۱۰/۰۰	روپے
۲۱۲	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب کراچی		۱۰/۰۰	″
۲۱۳	عبدالغفار خانم صاحبہ	″	۱۲/۰۰	″
۲۱۴	اہلیہ خواجہ عبدالقیوم صاحب	″	۲۵/۰۰	″
۲۱۵	ناصرہ بیگم صاحبہ	″	۱۰/۰۰	″
۲۱۶	شیخ رفیع الدین صاحب	″	۱۱/۸۰	″
۲۱۷	بھگان ملک عبدالمالک صاحب	دوالمیال	۱۰/۰۰	″
۲۱۸	بھاگ بھری اہلیہ منشی مولا بخش صاحب	″	۱۰/۰۰	″
۲۱۹	قریشی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر		۲۰/۰۰	″
۲۲۰	وسیع الدین احمد صاحب سیکرٹری مال تربیلا ڈیم کالونی		۵۴/۰۰	″
۲۲۱	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۵۲ شمالی سرگودھا		۱۶/۰۰	″
۲۲۲	ملک احمد دین صاحب	لودھراں	۱۰/۰۰	″
۲۲۳	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	لائل پور	۷۶/۵۰	″
۲۲۴	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سرگودھا شہر		۲۶/۰۰	″
۲۲۵	بیگم صاحبہ میجر ولی الرحمٰن صاحب راولپنڈی		۳۰/۰۰	″
۲۲۶	بیگم صاحبہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ		۲۰/۰۰	″
۲۲۷	حضرت سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۰/۰۰	″
۲۲۸	صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ	ربوہ	۲۱/۰۰	″
۲۲۹	محمد عبدالقدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ		۲۰/۰۰	″
۲۳۰	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ گنگا پور ۵۹۱ لائلپور		۸۰/۰۰	″
۲۳۱	محمد یونس صاحب ملک سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی		۱۰۱/۰۰	″
۲۳۲	بیگم کرامت الاعظم صاحب بلاک ۸-۷	کراچی	۳۰/۰۰	″
۲۳۳	شیخ محمد منیر محمد انور صاحب دنیا پور ضلع ملتان		۱۰/۰۰	″
۲۳۴	سیدہ ناصرہ ارتضیٰ علی صاحب [illegible]	کراچی	۲۰/۰۰	″
۲۳۵	چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی		۱۰/۰۰	″
۲۳۶	عبدالسلام صاحب کیپٹن	کراچی	۱۵/۰۰	″
۲۳۷	بیگم امینہ عنایت صاحب ناظم آباد	کراچی	۲۵/۰۰	″
۲۳۸	بیگم جنرل عبدالعلی صاحب ملک سی سی ہاؤس منگلا		۳۰/۰۰	″
۲۳۹	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز	کراچی	۵۰/۰۰	″
۲۴۰	نعیم احمد خان صاحب	کراچی	۱۵/۰۰	″
۲۴۱	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان۔		۱۴/۰۰	″
۲۴۲	شیخ رفیق احمد صاحب دارالذکر	لاہور	۱۰/۰۰	″
۲۴۳	بیگم مرزا خلیل احمد صاحب کشیران فیکٹری سمن آباد لاہور		۳۰/۰۰	″
۲۴۴	عبدالشکور صاحب	″	۱۰/۰۰	″
۲۴۵	رشیدہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد الرشید صاحب بھاٹی گیٹ	″	۵۰/۰۰	″
۲۴۶	چوہدری عابد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ پرانی انارکلی	″	۱۴/۰۰	″
۲۴۷	والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب گلبرگ ۱۱۷ ماڈل ٹاؤن	″	۱۵/۰۰	″
۲۴۸	ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ گنج	″	۱۰/۰۰	″
۲۴۹	چوہدری نثار احمد صاحب نیلا گنبد	″	۱۰۰/۰۰	″
۲۵۰	ملک بشیر احمد صاحب آف لنڈن	″	۵۰/۰۰	″
۲۵۱	ملک عبدالحی خان صاحب سول لائنز	″	۱۰/۰۰	″
۲۵۲	شمیم نصرت خان صاحبہ	″	۲۰/۰۰	″
۲۵۳	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی	ربوہ	۱۰/۰۰	″
۲۵۴	بیگم ضیاء اظہار صاحبہ	سرگودھا	۱۰/۰۰	″
۲۵۵	منیر احمد صاحب مبشر کلاتھ ہاؤس	راولپنڈی	۲۵/۰۰	″

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محض منہ سے توبہ کہہ دینا اور اعمال میں کوئی تغیر پیدا نہ کرنا ہرگز انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا

حقیقی توبہ تین باتوں کے مجموعے کا نام ہے ۱۔ زبان سے اعتراف ۲۔ دل میں ندامت ۳۔ اور اپنے قصور کا ازالہ

(فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہمارے ملک میں عام طور پر لوگ توبہ صرف اس بات کا نام سمجھتے ہیں کہ زبان سے ایک دو دفعہ یہ فقرہ دہرا دیا جائے کہ میری توبہ۔ اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم ایسا کہہ دیں تو ہمارے سارے گناہ بخشے گئے حالانکہ صرف منہ سے توبہ توبہ کہہ دینا اور اپنے اعمال میں کوئی تغیر پیدا نہ کرنا کبھی انسان کو مغفرت کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ توبہ درحقیقت تین باتوں کے مجموعے کا نام ہے اول زبان سے اپنے قصور کا اعتراف کرنا دوم اپنی غلطی کے متعلق دل میں ندامت پیدا ہونا سوم جو قصور کیا ہے اس کا عملاً ازالہ کرنا۔ گویا جس مقام پر انسان غلطی کرنے سے پہلے کھڑا ہو اُسی مقام پر وہ رجوع کر کے آجائے۔ اس قسم کی توبہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ایک بہت بڑا انقلاب ہے جو انسانی روح میں واقع ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دل میں اپنے گناہوں سے شدید نفرت کا جذبہ پیدا ہونا۔ اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور روحانیت کے حصول کی خواہش پیدا ہونا۔ اس کے دل کا اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے پگھل جانا اس کی سفلی خواہشات پر ایک موت کا وارد ہو جانا ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو خدا کے لئے صلیب پر لٹکا لیا۔ اور اپنی پہلی زندگی پر موت وارد کر لی۔ عیسائی لوگ جو اسلامی توبہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں بالعموم اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اسلام نے توبہ کا دروازہ کھول کر گناہ کا دروازہ کھول دیا ہے حالانکہ اسلام جس توبہ کو پیش کرتا ہے وہ مکمل ہی نہیں ہو سکتی جب تک انسان زبان سے اپنے قصور کا اقرار اور دل میں اپنے فعل پر ندامت کا اظہار نہ کرے۔ اور آئندہ اس سے مجتنب رہنے کا پختہ عہد کرتے ہوئے گزشتہ قصور کا ازالہ بھی نہ کرے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ ایسی توبہ گناہ پر دلیری پیدا کرتی ہے۔ گناہ پر دلیری تو ان کا عقیدہ پیدا کرتا ہے کہ ہمارے تمام گناہ مسیح نے اٹھا لئے ہیں اب ہمیں کسی فکر کی ضرورت نہیں لیکن وہ توبہ جسے اسلام پیش کرتا ہے اور جو گزشتہ اعمال کے کلی ترک اور آئندہ کے لئے کلی طور پر نیکی کے راستہ کو اختیار کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف صدق دل سے رجوع کرنے کا نام ہے وہ گناہ پر دلیری پیدا نہیں کرتی بلکہ گناہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے اور انسان کو ایک نیا روحانی انسان بنا دیتی ہے۔ اس قسم کی توبہ کرنے والے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو یہودی کی طرح خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے اور دل میں ندامت پیدا کرتے اور اپنے گناہ کو دور کرتے ہیں اور پھر یہیں تک بس نہیں کرتے بلکہ اصلحوا وہ دوسروں سے بھی عیوب دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں گویا ان میں اتنا تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور اتنا نہیں بلکہ اتنا انبعاث ہو جاتا ہے کہ وہ صرف اپنی ہی اصلاح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی بدیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں و بینوا اور نہ صرف اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ علی الاعلان دنیا کے سامنے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے اور اسی میں دنیا کی نجات ہے۔ فاولئک اتوب علیہم فرماتا ہے جب کوئی شخص ایسی توبہ کرتا ہے تو میں بھی فضل کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

توبہ کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنے رجوع برحمت ہونے اور فضل نازل کرنے کے ہوتے ہیں۔ لیکن جب بندے کے لئے یہ لفظ استعمال ہو تو اس کے معنے ندامت کا اظہار کرنے اور جرم کا اقرار کرنے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھک جانے کے ہوتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ اپنے جرم کا اقرار کر کے ندامت کا اظہار کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ اور دوسروں کی بھی اصلاح کریں اور اسلام پر پوری مضبوطی سے قائم ہو جائیں۔ ایسے لوگوں کے قصور کو معاف کر کے میں پھر ان کو اس مقام پر کھڑا کر دیتا ہوں جہاں وہ پہلے ہوتے ہیں۔ اور پھر میں اپنے پرانے طریق پر ان کے لئے فضلوں کا سلسلہ شروع کر دیتا ہوں۔ کیونکہ میں بڑا شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۱۰-۳۱۱)

محاصل رعایت

برائی کوکین اور وائٹ لیگ ہارن نسل کی نوجوان مرغیاں (بچانڈے دے رہی ہیں) ارزاں قیمت پر حاصل کرنے کے لئے فوراً رابطہ قائم کریں۔

مینجر فہیم پولٹری فارم ریلوے روڈ ربوہ

ھو الشافی

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ "اینٹی پائیوریا" "اینٹی کیریز" اور "توت کیور" دانتوں کا بہترین علاج ہیں۔ تفصیلی حالات مفت طلب فرمائیں۔

ڈاکٹر احمد یوسف اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۶ فیکٹری ۶۰

نادر موقع

المہدی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

مکمل سامان با موقع کارنر برائے فروخت ہے

خواہش مند احباب خط و کتابت فرمائیں

المشتہر المہدی جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ

درخواست دعا

میری والدہ اشرف بی بی صاحبہ معصومہ بیمار زخم کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں احباب سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اسلم ٹیوب ویل اپریٹر جھنگ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

چندہ تحریک خاص کے سلسلہ میں بہنوں کو بتایا جا چکا ہے کہ ابھی اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ عنقریب دفتر لجنہ اماء اللہ اور ہال کی از سر نو تعمیر کا کام شروع کرنا ہے۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں صرف ایک سو چھتیس روپے اس چندہ کی آمد ہوئی ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے تمام عہدیداران بھی اس طرف توجہ کریں۔ بقایا داران سے بقایا جات وصول کریں اور جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا ان کو توجہ دلائیں جہاں ابھی تنظیم قائم نہیں وہ براہ راست اپنا چندہ بھجوا دیں۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں صرف مندرجہ ذیل کی طرف سے اس مد کا چندہ وصول ہوا ہے

چک ۱۹۵ ر۔ب۔ رکھ ضلع لائل پور	۱۰/۵۰ روپے
لجنہ گلگت	۲۰/۰۰ روپے
لجنہ اڈہ جھبیل ضلع لاہور	۳/۵۰ روپے
لجنہ ربوہ	۱۰۲/۰۰ روپے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خریداران الفرقان کے لئے اطلاع

ماہ جنوری ۶۳ء کا رسالہ چھپ کر تیار ہے مگر جنرل پوسٹ ماسٹر صاحب کی طرف سے تجدید رجسٹریشن کی اطلاع ابھی موصول نہیں ہوئی۔ آج کل آنے والی ہے۔ اطلاع ملنے پر رسالہ فوراً پوسٹ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ جن دوستوں کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ وی پی ہوگا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

مفت پمفلٹ بعنوان "اشاعت اسلام کی عالمگیر مہم"

اس عنوان کے تحت ماہنامہ تحریک جدید بابت جنوری ۶۳ء کا ایک قیمتی مضمون الگ پمفلٹ کی صورت میں چھپوایا گیا ہے جو اگرچہ لوازم وصیت جات کو بھجوایا جا رہا ہے تاہم ان کے علاوہ اگر کوئی دوست یہ پمفلٹ اپنے منگوانا چاہیں تو وہ ایک کارڈ کے ذریعہ دفتر ہذا سے مفت طلب فرما سکتے ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵